چھپ چکی ہے) البتہ پہلی اور دوسری قسم کی کتابیں ہمارے ہاں عموماً بغیر نمبرات ابواب واحادیث کے متداول ہیں۔ اس خامی کو اہل تحقیق وارباب ذوق اپنے مخصوص نسخوں پر نمبرات لگوانے کی معمولی محنت اٹھا کر دور کر سکتے ہیں۔ مستشرقین بلاشبہ مخصوص اغراض کے تحت اسلامی علوم سے اتنا شغف رکھتے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ اس "شر" کے پہلو سے علمی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے بہت بڑی "خیر" کا سامان بھی پیدا ہو گیا ہے۔ ایسے اہم اور عظیم الشان علمی کام اس دور کے مسلمانوں کے کرنے کے تھے۔ پھر یہ دور جتنا کام اور محنت کا محتاج تھا اتنا ہی اللہ نے اسباب اور وسائل مہیا فرما دئے۔ مگر بدقسمتی سے ہمتیں اور ولولے اتنی ہی پست ہو چکی ہیں۔ ایک وقت تھا کہ برصغیر خاص طور پر حدیثی خدمات میں پیش پیش تھا۔ اسی کتاب کے مقدمہ میں علامہ رشید رضا مرحوم کا مشہور جملہ ہے کہ ولولا عنایۃ اخواننا علماء الھند بعلوم الحدیث فی ھذا العصر لقضی علیھا بالزوال من امصار الشرق ــــ علامۂ عرب سے خراج تحسین پانے والی علماء ہند کی اس جماعت میں علماء دیوبند کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ (جس کا اعتراف انہوں نے دارالعلوم دیوبند آکر خود بھی کیا)

بہرحال مفتاح کی اشاعت وقت کی عظیم الشان خدمت ہے۔ تحقیق وتصنیف اور تخریج ومراجعت احادیث کرنے والے حضرات کو اسکی مدد سے مذکورہ تمام اہم کتابوں کے حوالے بڑی آسانی سے مل سکتے ہیں اور ایک متلاشی بڑی کدوکاوش سے بچ جاتا ہے۔ ۴۰ سال قبل جب یہ کتاب شائع ہوئی تو مصر کے ایک ممتاز محدث اور مصنف علامہ احمد محمد شاکرؒ نے بجا طور پر کہا تھا کہ اگر ایسی کتاب پہلے سے میرے سامنے آگئی ہوتی تو میری علمی اور تصنیفی عمر کا نصف حصہ بچ جاتا، جو مراجعت کتب میں صرف ہوا۔

سہیل اکیڈمی لاہور نے اس کتاب کو مصری نسخہ سے لیکر شائع کیا ہے: اکیڈمی اس اہم خدمت پر پورے علمی طبقہ سے خراج تحسین اور حوصلہ افزائی کی مستحق ہے ــــ سکالر، محقق، محدث، مدرس، کے علاوہ قانون دان، وکلاء، اور جج حضرات بھی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکیں گے۔ کتاب کی طباعت، کاغذ، جلد ہر لحاظ سے معیاری ہے۔ مگر قیمت قدرے گراں ہے۔ خدا کرے یہ اہم خدمت سہیل اکیڈمی کے لئے مستقبل میں عظیم الشان خدمات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

ماہنامہ محدث | مقام اشاعت: مدرسہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن لاہور۔ مدیر: حافظ عبدالرحمٰن روپڑی۔

صفحات ۴۸۔ فی پرچہ ۹۰ پیسے۔ سالانہ چندہ دس روپلے۔ ــــ مجلس ادارت کا تعلق اہلحدیث مکتب فکر سے ہے۔ پرچہ تحقیقی اور غیر معاندانہ انداز میں اصلاحی اور علمی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ کچھ